ایم حمید اللہ جمیل (ایڈووکیٹ)

# قربِ الٰہی

انسان کی انسان سے قرابت داری کی حقیقت کیا ہے؟ بلا شبہ یہ عارضی اور محدود سی وابستگی اور تعلق کے سوا کچھ نہیں۔ اس قربت کے نتیجے میں ایک انسان دوسرے سے کیا منفعت حاصل کر سکتا ہے؟ ظاہر ہے کہ اسے جو بھی منفعت حاصل ہوگی قطعی عارضی اور محدود نوعیت کی ہوگی۔ اس جہانِ فانی میں ہم جو بھی وسائل واسباب اور دولت وثروت کے ڈھیر جمع کرتے ہیں وہ غیر دائمی اور مٹ جانے والے ہیں اور جنت کی دائمی آسائشوں اور تصور سے بھی بڑھ کر خوش نما باغات کے مقابلے میں ان کی کوئی حیثیت اور وقعت نہیں۔

قرآنِ مجید میں پروردگارِ عالم کہتا ہے: ''اور اے نبی ﷺ! انہیں حیاتِ دنیا کی حقیقت اسی مثال سے سمجھاؤ کہ آج ہم نے آسمان سے پانی برسا دیا تو زمین کی پود خوب گھنی ہوگئی اور کل وہی نباتات بھُس بن کر رہ گئی جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں۔'' (الکھف۔45)

''کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو۔ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں۔'' (التوبہ۔38)

''اور جو چیز تم کو دی گئی ہے وہ دنیا کی زندگی کا فائدہ اور اس کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والی ہے کیا تم سمجھتے نہیں؟'' (القصص۔60)

''اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل اور تماشا ہے اور (ہمیشہ کی) زندگی (کا مقام) تو آخرت کا گھر ہے۔ کاش یہ (لوگ) سمجھتے۔ (العنکبوت۔64)

موت اور دنیا کی بے ثباتی ایک کھلی اور واشگاف حقیقت ہے۔ اس بنا پر دنیا سے جی لگانا اور اس کی کھوکھلی اور عارضی رونقوں اور رنگینیوں میں کھو جانا عقل ودانش کے منافی اور سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کو بلا تامل تسلیم کر لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہمیشہ کے لئے نافع، حقیقی اور دائمی قربت محض اللہ پروردگارِ عالم کی قربت ہے جو کائنات کا خالق ومالک اور احکم الحاکمین ہے۔ جو منعم حقیقی ہے اور جس کی عطاؤں اور نوازشات کا شمار ناممکن ہے۔ اس سے تعلق استوار ہو جائے اور اس کی قربت نصیب ہو جائے تو کسی اور شے کی کیا طلب؟ اس وحدہٗ لاشریک کو پا لینے کے بعد کسی اور تمنا کا کیا جواز؟ کاسۂ گدائی ہاتھ میں لئے اسی کے در کا فقیر بننے کے بعد در در ایڑیاں رگڑنے کی کیا ضرورت؟ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:

وہ ایک سجدہ جسے تُو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

قربِ الٰہی کا حصول کیسے ممکن ہے؟ یہ وہ سوال ہے جس کے جواب کے لیے ہر صاحب ایمان بے تابی سے متلاشی رہتا اور اس معاملہ کو سب سے مقدم جانتا ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ کسی کی قربت کی خواہش اسی صورت میں ممکن ہے جب اس سے محبت ہو اور محبت کا بنیادی اصول اور اوّلین شرط یہ ہے کہ محبوب کی خوشی ناراضی اور پسند و ناپسند کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ پروردگار عالم سے محبت کا دعویٰ وہی شخص کرسکتا ہے جو اس کی رضا و خوشنودی کو مقدم جانتا اور اسی کو معبود و مسجود مانتا ہو۔ ایک حقیقی صاحب ایمان شرک ایسے کبیرہ گناہ کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔

قرآن مجید میں ہے: ''اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے تو گویا وہ آسمان سے گر پڑا، پھر پرندوں نے اس کی بوٹیاں نوچ لیں یا اس کو ہوا نے کسی دور دراز جگہ لے جا پٹکا''۔ (الحج۔ 31)

اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور اس سے ملاقات کا شرف پانے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز کیا ہے؟ یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ پر ایمان و یقین کا عملی اظہار ہے۔ نماز کے دوران قیام، رکوع اور سجدہ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عجز و انکساری کا اظہار کرکے روح و قلب کی گہرائیوں سے اس کو اپنا معبود و مسجود مان کر اسی کی مدد اور استعانت طلب کی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ''اور سجدہ کرو اور خدا کا قرب حاصل کرتے رہو''۔ (علق۔ 19)۔ ''جو لوگ تمہارے پروردگار کے قریب ہیں وہ اس کی عبادت سے گردن کشی نہیں کرتے اور اس پاک ذات کو یاد کرتے اور اس کے آگے سجدے کرتے رہتے ہیں''۔ (الاعراف۔ 206)

اللہ کا قرب اس کے احکام کی تعمیل و اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے: ''اور (اے نبی) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں''۔ (البقرہ۔ 186)

اللہ کا قرب صاحبِ تقویٰ اور پرہیزگار شخص کو حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ''اللہ کے نزدیک تم سب میں معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے''۔ (الحجرات۔ 13)

ایک حدیث مبارکہ کے مطابق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''جو اللہ تعالیٰ کو دل میں یاد کرتا ہے، اللہ اسے فرشتوں کی مجلس میں یاد کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف چل کر آتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔''

قارئین! قُربِ الٰہی سے قیمتی کوئی شے نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ لاریب عالی شان جنت کی لازوال آسائشیں اور نعمتیں اللہ تعالیٰ کے مقربین ہی کی منتظر ہیں۔ راحت و فرحت کا یہ ان مٹ سامان انہی کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ تو پھر آیئے اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کمر کس لیں اور دنیا کے اس عارضی سلسلۂ لیل و نہار کو اسی عظیم مقصد کے لئے وقف کردیں۔